Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۹ ۳
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعرات
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۹ ہجرت ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور برکتوں اور کامیابیوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۲۹ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :-

طبیعت اچھی نہیں ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے آمین ۔

حضرت سیّد وزارت حسین صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت سیّد وزارت حسین صاحب ساکن اورین ضلع مونگھیر ۔ بہار (بھارت) یکم مئی ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ سیّد صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا ۔ احمدیت قبول کر لینے کے بعد انہیں اپنے علاقہ میں شدید مخالفت کے باوجود تبلیغ کرنے کا خوب موقع ملا اور اس فریضہ کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ اس صوبہ میں سینکڑوں افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ۔

۱۹۵۹ء سے مسلسل تاحیات صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر رہے اور صوبہ بہار کے پراونشل امیر بھی ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی اولاد کی اچھی تربیت اور بہتر تعلیم دلوانے کی توفیق دی چنانچہ آپ کی ساری اولاد بفضلہ تعالیٰ مخلص اور خادم سلسلہ ہے اور اچھے عہدوں پر فائز ہے ۔

بزرگانِ کرام اور احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور اپنے قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے ۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے ساتھ تعلق ارادت کا مقصد یہ ہے کہ تم نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جاؤ

پاک دل ، بے شر اور غریب مزاج بن جاؤ ۔ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو

"وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے ۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں ، وہ جھوٹ نہ بولیں ، وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں ، وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں ۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے ... اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے ... یا حقوق العباد کی کچھ پروا نہیں رکھتا یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے ... تو تم پر لازم ہے کہ ... ایسے انسان سے پرہیز کرو اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو ۔"

(تبلیغِ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲)

امتحانات اطفال ۳۰ مئی اور امتحانات خدام ۸ جون کو منعقد ہو رہے ہیں

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۹ ہجرت ۱۳۵۴ ہش
۲۹ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مومنوں کی ایک بُنیادی علامت

حقیقی مومنوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک بنیادی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ ایک دفعہ ایمان لانے کے بعد یہی نہیں کہ وہ کسی شک و شبہ اور دغدغہ میں مبتلا نہیں ہوتے بلکہ ایمان میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ایمان میں جمود کی کیفیت کبھی رُونما نہیں ہوتی بلکہ اُس میں ہر آن اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اُس میں ترقی اور عروج و ارتقاء کا عمل ہر لمحہ، ہر لحظہ اور ہر آن جاری رہتا ہے۔ عُسر ہو یا یُسر، ابتلاء و آزمائش کا دَور ہو یا کامرانیوں اور غلبہ کا زمانہ ہر صورت اور ہر حال میں اُن کا ایمان ہر آن ہونے والے اضافہ کی وجہ سے پختہ سے پختہ تر ہو رہا ہوتا ہے۔

جہاں تک حقیقی مومنوں کے ایمان کے ہر آن بڑھنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝ (محمد آیت ۱۸)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو کہ (ایمان لانے کے بعد) ہدایت پاتے ہیں اللہ ان کو ہدایت میں زیادہ کرتا جاتا ہے اور ان کو ان کے مناسب حال تقویٰ عطا کرتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنی ایک حکمتِ بالغہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (المدثر آیت ۳۲)

ترجمہ:- (ایسا ہم نے اِس لئے کیا کہ) اہلِ کتاب کو یقین آجائے گا اور مومن ایمان میں زیادہ ہو جائیں گے اور نہ اہلِ کتاب شبہ کریں گے اور نہ مومن۔

اِن آیات سے صاف عیاں ہے کہ حقیقی مومنوں کے ایمان میں کبھی ٹھہراؤ کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں اضافہ کرتا رہتا ہے اور اس طرح وہ ہر آن بڑھ رہا ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اِس امر کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ یُسر اور کامیابی و کامرانی کی صورت میں تو اس میں اضافہ ہو لیکن عسر اور ابتلاء و آزمائش کے زمانہ میں اُس میں اضافہ ہونا بند ہو جائے۔ نہیں، بلکہ حقیقی مومنوں کا ایمان عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ نزولِ فضل کا وقت ہو یا ابتلاء کا زمانہ ایمان کی ترقی پذیر کیفیت بہرصورت و بہرحال برقرار رہتی ہے۔ چنانچہ جہاں تک نزولِ فضل کے اوقات کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اِس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ جب بھی کوئی سورۃ نازل ہوتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ایمان اور بڑھ جاتا تھا فرماتا ہے:-

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۱۲۴)

ترجمہ:- سو (یاد رکھو) جو لوگ مومن ہیں (ان کے پہلے ایمان کے نتیجہ میں) اُن کے ایمان کو اس (نئی نازل ہونے والی سورۃ) نے بڑھایا ہے اور (اس سے) وہ خوشی حاصل کر رہے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی نئی سورۃ کے نزول پر ہی مومنوں کے ایمان میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں (اور آیات ہر نماز میں ہی پڑھی جاتی ہیں ویسے وہ خود بھی آیات کی تلاوت کرتے رہتے ہیں) یا اُن کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر ان کا ایمان پہلے کی نسبت بڑھ جاتا ہے اور اللہ کا ذکر تو دن اور رات ہر وقت ہو رہا ہوتا ہے وہ خود اس میں ہر لمحہ اور ہر آن مشغول ہوتے ہیں اِس لئے ان کا ایمان ہر لحظہ اور ہر آن ہی بڑھ رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۳)

ترجمہ:- اور مومن تو وہ (لوگ ہیں) کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں۔ نیز وہ اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں۔

پھر یہی نہیں کہ نزولِ فضل کے اوقات میں ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ابتلاء و آزمائش کے زمانہ میں بھی جبکہ انہیں ہر طرح اذیتیں پہنچائی جا رہی ہوتی ہیں اور ہر طرح سے خوف دلایا جا رہا ہوتا ہے اُس وقت بھی ان کا ایمان مسلسل بڑھ رہا ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:-

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ (آل عمران آیت ۱۷۴)

ترجمہ:- (یہ مومن تو) وہ (لوگ ہیں) جنہیں دشمنوں نے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف (لشکر) جمع کیا ہے اِس لئے تم ان سے ڈرو تو اِس بات نے ان کے ایمان کو (کم کرنے کی بجائے) اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ (کی ذات) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران حقیقی مومنوں کے ردِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳)

ترجمہ:- چنانچہ (دیکھو) جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی (لشکر) ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں (اور بھی) بڑھا دیا۔

الغرض قرآن مجید کی رُو سے حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی علامت یہ ہے کہ ان کا ایمان عُسر اور یُسر، تنگی اور فراخی، نزولِ فضل کے اوقات اور ابتلاء و آزمائش کے زمانہ میں الغرض ہر صورت اور ہر حال میں مسلسل بڑھ رہا ہوتا ہے اُس میں کمزوری یا جمود کی کیفیت کبھی پیدا نہیں ہوتی۔ وہ تو ہر لمحہ اور ہر آن بڑھتا ہے اور مسلسل بڑھتا اور پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

تمام نبیوں کے خاتم رسولِ بطحا ہیں

جہاں کے محسنِ اعظم رسولِ بطحا ہیں
تمام نبیوں کے خاتم رسولِ بطحا ہیں

امامِ بزمِ دو عالم رسولِ بطحا ہیں
جمالِ گلشنِ ہاشم رسولِ بطحا ہیں

وجود جن کا سراپا ہے نور و رحمتِ حق
وہ رشکِ اختر و انجم رسولِ بطحا ہیں

ہے جن کے در کا گدا برتراز ہزار شہاں
وہ تاجدارِ مکرم رسولِ بطحا ہیں

ضیاء سے جنکی تھی رخشندہ آمنہ کی جبیں
وہ نازشِ بنی آدم رسولِ بطحا ہیں

ہے جن کے صدق پہ شاہد زمیں کا ہر ذرّہ
مثالِ آیۂ محکم رسولِ بطحا ہیں

سب انبیاء و رُسل جن سے فیضیاب ہوئے
وہ فیض و نور مجسّم رسولِ بطحا ہیں

ہے جنکے فقر کو بھی اِک شہنشہی حاصل
وہ دین و دُنیا کے حاکم رسولِ بطحا ہیں

ہیں جن کے حسن کا پرتو نجوم و شمس و قمر
وہ ہست و بود کے محرم رسولِ بطحا ہیں

جنہیں عطاء کی خُدا نے شریعتِ اکمل
وہ پیشوائے دو عالم رسولِ بطحا ہیں

ہر اِک کے درد کا درماں ہر اِک کے دُکھ کی دوا
ہر اِک کے مونس و ہمدم رسولِ بطحا ہیں

(محمد صدیق امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خُدا بناتا ہے

مکرم مولوی عبد الوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ

خلافت کے معنے کسی کی جانشینی قائمقامی اور نیابت کے ہیں اور خلیفہ اس مبارک وجود کو کہتے ہیں جو مامور من اللہ کے وصال کے بعد قدرت ثانیہ کے رنگ فیوض رسالت کو دوام بخشنے اور رسول کے جاری کردہ مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس کا قائمقام ، نائب اور جانشین بنتا ہے ۔ اور یہ خلعت خدا تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے ۔

مامور من اللہ کے بعد قائم ہونے والی خلافت کے ذکر سے قبل یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ قرآن کریم نے جس قسم کی بھی خلافت کا ذکر کیا ہے خواہ نسلاً بعد نسلٍ افراد کی ہو یا قوم کے بعد قوم کی ہو ، مرسلین ، انبیاء کی ہو یا ان کے تابعین کی ہو اسے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کیا ہے ۔

خلافتِ افراد

نظام پیدائش سے ظاہر ہے کہ انسان نسلاً بعد نسلٍ ایک دوسرے کا قائمقام اور جانشین بنتا چلا آرہا ہے ۔ اس نظام میں بھی کسی کی خوبی یا اختیار کا دخل نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مشیت ہی جلوہ گر نظر آتی ہے ورنہ اگر انسانی اختیار میں ہوتا تو وہ اس خواہش کو کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا کوئی جانشین ہو ضرور پورا کرتا اور اس دار فانی سے بے اولاد کوچ نہ کرتا ۔ مگر مشاہدہ بتاتا ہے کہ کئی بے اولاد اس دنیا سے رخصت ہو کر اس نظام میں مشیت ایزدی کے کارفرما ہونے کی صداقت پر مہر ثبت کرتے ہیں اور باآواز بلند اعلان کر جاتے ہیں کہ :

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ

کہ وہی خدا ہے جو تمہیں زمین میں (ایک دوسرے کا) قائمقام و جانشین بناتا ہے

خلافتِ قوم

ایک قوم کے بعد دوسری قوم کا اسکی جگہ لینے اور اس کے قائمقام و جانشین بننے کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف ہی منسوب کیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک قوم کی ہلاکت کے بعد اس کی جگہ دوسری قوم کو بھی ہم ہی کھڑا کرتے ہیں ۔ چنانچہ ثمود قوم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ

اور یاد کرو جب (خدا) نے تم کو عاد کی قوم کے بعد (ان کا) جانشین بنا دیا ۔

خلافتِ مامورین

جب دنیا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی مصداق ہو جاتی ہے اور مخلوق اپنے خالق حقیقی سے رشتہ توڑ لیتی ہے تو یکایک ایک شخص مامور و مرسل کے لباس میں ظاہر ہوتا ہے اور ایک نیا نظام قائم ہو جاتا ہے نئی دنیا ہوتی ہے اور نیا آسمان ۔ انسان شیطان کی گود سے نکل کر خدائے رحمٰن کی گود میں آجاتا ہے اور خالق و مخلوق کا رشتہ نئی شان کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے ۔ گندی زیست پر موت آتی اور پاکیزہ زندگی جنم لیتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے نئے نظام کے علمبرداروں کی نسبت بھی اپنی ہی طرف کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ نظام بھی میرا ہی قائم کردہ ہے اور اس نظام روحانی کے علمبردار خود کھڑے ہوتے ہیں نہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں کھڑا کرتی ہے بلکہ میں ہی انہیں خلعتِ خلافت علی منہاج نبوت سے سرفراز کرتا ہوں ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کے ذکر میں فرمایا إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً کہ میں ہی (تجھے اے آدم) دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہوں ۔

پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے فرمایا! يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ اے داؤد ہم نے ہی تجھے زمین پر خلیفہ و جانشین بنایا ہے ۔

پس ثابت ہوا کہ ضرورت زمانہ کے مطابق ایک مامور خلیفہ کے بعد دوسرا مامور خلیفہ کا تقرر بھی خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ تقاضائے زمانہ خود کسی شخص کو برگزیدہ بنا کر خلعت خلافت علی منہاج نبوت سے نوازتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرتا ہے اور ایک نیا نظام نظام روحانی قائم ہو جاتا ہے

قدرت ثانیہ یعنی خلافت بعد از نبوت

اللہ تعالیٰ روحانی نظام کے قیام اور اس کی تکمیل کے لئے ہمیشہ سے دو قدرتیں دکھاتا چلا آیا ہے ۔

پہلی قدرت ارسال مرسلین و مامورین کے ذریعہ تخم ریزی یعنی نئے نظام روحانی کو قائم کر کے دکھاتا ہے اور دوسری قدرت نبی و مامور کی وفات کے وقت اس کے قائم کردہ نظام کی تکمیل اور فیض نبوت اور برکات رسالت کو جاری رکھنے کے لئے یکے بعد دیگرے خلفاء کے انتخاب کے وقت دکھاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے :

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔

(سورۃ نور ع)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا ۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا ۔

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کہکر بتا دیا کہ اس نظام کا قیام بھی میرے ہی ہاتھ میں ہے یعنی میں ہی خلیفہ بناتا ہوں اگرچہ ظاہری طور پر مومنین کی آراء سے انتخاب عمل میں آتا ہے ورحقیقت نبوت کے قیام کے وقت خدا تعالیٰ وحی جلی کے ذریعہ جلوہ گر ہوتا ہے اور قیام خلافت کے وقت وحی خفی سے اپنے قادرانہ تصرف کا جلوہ دکھاتا ہے اور مومنوں کے ہاتھ اسی کے حق میں اٹھواتا ہے جسے وہ خلیفہ بنانا چاہتا ہے اور اسی وقت ان کے دل دستِ قدرت میں ہوتے ہیں اسی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور اکثریت اسی کے حق میں آراء دیتی ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے اور جس کا مشیت ایزدی میں قدرت ثانیہ کا مظہر ہونا مقدر ہوتا ہے ۔

اس لحاظ سے کہ یہ انتخاب خدا کا انتخاب ہے اور وہ موحد محض آلہ کار بنتے ہیں اور ان کے ہاتھ اس وقت خدا کے ہاتھ ہوتے ہیں جن سے منشاء الٰہی کا ظہور عمل میں آتا ہے ۔ قرآن و حدیث نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے راشدین کے اقوال و ارشادات شاہد ناطق ہیں ۔

قرآن کی شہادت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو اپنا ہاتھ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے :

مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۔

انفال ع ۲

اور جب تو نے پتھر پھینکے تھے تو تو نے نہیں پھینکے تھے بلکہ اللہ نے پھینکے تھے ۔

پھر ایک دوسری جگہ فرماتا ہے ۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۔ (الفتح ع)

وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے ۔

ان ہر دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے ۔

اسی طرح مومنوں کے ہاتھوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ اور ان کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے ۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۔

پس (اے مومنو) یاد رکھو کہ (ان کافروں) کو تم نے نہیں مارا تھا بلکہ اللہ نے مارا تھا ۔ اگرچہ ظاہراً ان آیات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اور صحابہ کرام کے ہاتھ ہی کارفرما نظر آتے ہیں مگر درحقیقت مشیت ایزدی کا ظہور تھا لوگ بے شک آنحضور صلعم کے ہی دست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک پر بیعت کرتے تھے اور کنکریاں بھی آپ کے ہی دست مبارک سے پھینکی گئی تھیں اور کفار بھی میدان جنگ میں مومنوں کے ہاتھوں ہی قتل ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام افعال کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور بتایا ہے کہ میری ہی مشیت اور قدرت سے یہ سب کچھ ظہور میں آیا ہے۔

حدیث شریف: حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی ابی وامی نے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ میں فرمایا کہ اللہ تجھے ایک قمیص پہنائے گا۔ منافق اسے اتروانا چاہیں گے لیکن تو اسے نہ اتارنا یہاں بھی

اِنَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا

(ترمذی)

کہہ کر خلعتِ خلافت کے عطا کئے جانے کو آپ نے صراحتاً خدا ہی کی طرف منسوب فرمایا ہے

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے اس اصل کو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے۔"

الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء

پھر خلافت کو قدرت ثانیہ سے موسوم کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔۔۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت)

ارشادات خلفاء راشدین

خلفاء نے اس حقیقت کو کہ خلفاء کا تقرر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے بڑی شرح و بسط سے بیان کیا ہے اور ہر خلیفہ راشد نے یہی اعلان کیا ہے کہ مجھے دنیا کی کسی طاقت یا انجمن نے خلیفہ نہیں بنایا بلکہ خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔

مرض الموت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے متعلق خلافت کے بارہ میں تحریر لکھ دینے کا ارادہ فرمایا لیکن پھر بعد میں یہ فرماتے ہوئے کہ

یابی اللہ ویدفع المومنون۔

(بخاری باب الاستخلاف)

کہ اللہ اور مومن ابوبکر کی خلافت کو ہی قبول کریں گے اور کسی پر راضی نہ ہوں گے تحریر لکھ دینے کا ارادہ ترک کر دیا اور بتا دیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے باوجود انصار و مہاجرین کے اختلاف ہو جانے کے یہ نہیں کہا کہ گروہ مہاجرین و گروہ انصار کی امداد سے میں خلیفہ بنا ہوں بلکہ برملا کہا کہ

ولقد استخلف اللہ علیکم

کہ اللہ نے ہی مجھے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔

جب منافقین نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خلافت سے علیحدہ ہو جانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے جواب دیا

لا اخلع سربالا سربلنیہ اللہ

کہ میں اس عباء کو جسے خدا نے پہنایا ہے (تمہارے مطالبہ پر) نہیں اتاروں گا۔ منافقین کی یورش بڑھتی گئی حتیٰ کہ آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور اپنے قطرات خون سے یہ ثابت فرما دیا کہ خلافت کی ردا اللہ کی پہنائی ہوئی ہوتی ہے۔ اس سے علیحدگی تو کجا اس کی حفاظت میں جان کی قربانی بھی سستا سودا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ بالاتفاق خلیفہ منتخب ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا:

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ جس طرح پر آدمؑ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا

(بدر جولائی ۱۹۱۲ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے مقام پر سرفراز ہوتے ہی یہ اعلان کیا کہ!

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے ہاتھ میں جزاء و سزا ہے اور ذلت ۴

۴ و عزت ہے کہ میں اس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں۔

(الفضل اکتوبر ۱۹۳۲ء)

پس یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور خود خدا اس کی تائید و نصرت کے لئے ایستادہ ہوتا ہے۔۔۔

"ملے دے جہد خلافت اب نہ ہے دور کمال
احمدیت پر ہوا ہے فضل خدائے ذوالجلال"

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ کی یادیں

مکرم قاضی شریف احمد صاحب ملتان چھاؤنی

حضرت میاں صاحب غالباً ۱۹۳۰ء میں انبالہ شہر دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ تعینات ہو کر تشریف لائے تھے انہوں نے ہمارے دادا جان حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحبؓ جو ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے اور مقامی جماعت کے امیر بھی تھے سے اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک پرائیویٹ ٹیوٹر کی خواہش ظاہر کی۔ خاکسار ان دنوں میٹرک ۱۹۲۸ء میں پاس کرنے کے بعد روزگار کی تلاش میں پریشان تھا۔ اگرچہ خاکسار حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ ایڈیٹر الحکم کی وساطت سے محکمہ ڈاک و تار میں بطور امیدوار ۱۹۲۹ء میں بھرتی ہو چکا تھا۔ لیکن مستقل ملازمت تا حال نہیں ملی تھی۔ لہذا حضرت دادا جان نے خاکسار کو حضرت میاں صاحبؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

۔۔۔۔۔۔ خاکسار حضرت میاں صاحب کے بچوں کو ۱۹۳۰ء سے ستمبر ۱۹۳۵ء تک پڑھاتا رہا۔ قریباً چھ سال حضرت میاں صاحب کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر رہا۔ حضرت میاں صاحبؓ نے خاکسار کو اپنی حقیقی اولاد کی طرح اپنے ساتھ رکھا۔ اس چھ سال کے عرصہ میں حضرت میاں صاحبؓ کے اخلاق حسنہ کا بنظر غائر مطالعہ کیا

حضرت میاں صاحب کو سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بے انتہا محبت تھی۔ خاندان مسیح موعودؑ کے افراد کے گھر پر تشریف لانے سے بے انتہا خوش ہوتے اور بابرکت خیال فرماتے مجھے یاد پڑتا ہے انبالہ شہر میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ انبالہ چھاؤنی سے ایک دو مرتبہ تشریف لائے حضرت میاں صاحب کی شکل دیکھنے کے بے حد خوش ہوتے۔ شیخوپورہ میں حضرت اماں جانؓ کی تشریف آوری کو اپنی بڑی خوش بختی تصور کیا۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ ہر کسی سے بڑی شفقت سے ملتے اور گھر پر بچوں اور دوستوں کو تبلیغ کیلئے حضرت مسیح موعودؑ، خلیفہ اول، خلیفہ ثانیؓ، سلسلہ کے علماء اور دیگر کتب کا ایک بڑا ذخیرہ موجود رہتا۔ سلسلے کی کتب کا مطالعہ کرنے کا موقعہ خاکسار کو حضرت میاں صاحبؓ کی گھریلو لائبریری سے ہی میسر آیا۔ سلسلے کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ بڑے مہمان نواز اور مخلص تھے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی پابندی فرماتے خاکسار کو تاکیداً فرماتے کہ فجر کے وقت مجھے آواز دیا کرو۔ اکٹھے نماز ادا کریں گے۔ خاکسار حضرت میاں صاحبؓ کے اس فرمان کی تعمیل کرتا رہا۔ بیٹھے بیٹھے دوستوں سے باتیں کرتے وقت انگلیوں پر اکثر تسبیح کرتے رہتے تھے۔ خاکسار ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت میاں صاحبؓ سے جب بھی ملاقات کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو باوجود بیمار ہونے کے باہر تشریف لاتے اور کمال محبت سے خاکسار کو اپنی بغل میں لے لیتے۔ بڑے ہی شفیق اور دعا گو بزرگ تھے۔ حلیم، ہمدرد فیاض اور بڑے سخی تھے۔ خاکسار کو حضرت میاں صاحب کی وفات کا اسی قدر صدمہ ہوا جتنا کہ خاکسار کو اپنے حقیقی والد کی وفات پر ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کی روح کو سکون بخشے اپنے قرب میں جگہ اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا:۔ خاکسار کا سب سے چھوٹا لڑکا عبدالصمد کاتب ٹائیفائیڈ بیمار ہے بہت کمزور ہو گیا ہے احباب جماعت سے کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبداللہ پنشنر ڈسپنسر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ تربیتی اجتماع

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲ر مئی کو مسجد نور میں منعقد ہوا۔ مرکز سے اس اجتماع میں تین نمائندگان محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب صدر صف دوم اور محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب قائد مال تشریف لائے۔ یہ اجتماع نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے زیر صدارت محترم شیخ مبارک احمد صاحب منعقد ہوا۔ اور ۷ بجے شام تک جاری رہا۔

مرکزی نمائندگان کے علاوہ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ مکرم مولوی دین محمدؐ صاحب شاہد ایم اے اور خلیفہ صباح الدین صاحب مربیان سلسلہ احمدیہ نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

اس اجتماع میں قرآن کریم اور حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس کے علاوہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض۔ انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور تربیت اولاد کے مواضیع پر تقاریر ہوئیں۔

آخر میں خاکسار نے حاضرین سے مختصر سا خطاب کیا اور مرکزی نمائندگان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا اور ضلع کی گیارہ مجالس کے نمائندگان نے اس میں شرکت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یکم مئی بروز جمعرات اسلام آباد میں مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں ایک معزز دوست کی کوٹھی پر عصرانہ دیا گیا۔ جس میں ۶۰ کے قریب احباب نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں تبلیغی خدمات کا کسی قدر تفصیل سے ذکر فرمایا۔

(چوہدری عبد الحق ورک ناظم مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی)

محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع حیدر آباد سندھ کی والدہ محترمہ کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ اخویم محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع حیدر آباد سندھ کی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب آف چک ۸۸ ج ب ہیانہ سر شمیر روڈ ضلع لائل پور ۷ر مئی کو صبح حیدر آباد میں بعمر ۵۸ سال انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ سلسلہ کی نہایت فدائی، دعاگو اور نہایت ہی صابرہ شاکرہ اور غریب پرور خاتون تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد جو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ قبر تیار ہونے پر بھی محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور محترم چوہدری صاحب موصوف اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین (مسعود احمد انسپکٹر وقفِ جدید)

پتہ درکار ہے محترمہ امۃ الہادی زکیہ صاحبہ اہلیہ جمیل احمد اکبر صاحب ساکن واشنگٹن امریکہ نے مورخہ ۲۸/۶/۵ کو وصیت پُر کر کے بھجوائی تھی۔ جو نامکمل ہونے کی وجہ سے تاحال بغیر منظوری پڑی ہے۔ اگر کسی صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو تو تحریر فرماویں۔ وصیت کنندہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ قائم فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز)

امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو امسال میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں کارروائی کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

مکرم حکیم سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب ربوہ نے تعمیر مساجد کے لئے اپنی طرف سے تین صد روپیہ نیز اپنی مرحومہ والدہ اوّل اور مرحومہ والدہ ثانیہ کو ایصال ثواب کی خاطر چھ صد روپیہ کُل مبلغ نو سو روپیہ داخل خزانہ کروایا ہے۔

قارئین کرام سے مکرم شاہ صاحب موصوف اور اُن کے بزرگان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والدین کا احسان کوئی اُتار نہیں سکتا لیکن اُن کے احسانوں کو یاد کر کے اُن کے لئے دُعاؤں کے مواقع پیدا کرنا نیک اولاد کا شیوہ ہونا چاہیئے۔ دیگر مخیّر احباب جماعت بھی اپنے بزرگوں کے ایصالِ ثواب کے لئے تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کا خیال رکھیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خالی اسامیاں

فیڈرل کالج آف ایجوکیشن اسلام آباد میں درج ذیل خالی عارضی اسامیوں کے لئے ۹ر جون ۱۹۷۵ء تک امیدوار درخواستیں بھیجیں۔ بنام مسز زیڈ کیو فاروقی ڈائریکٹر فیڈرل کالج آف ایجوکیشن نزد بلڈنگ فیڈرل Comprehensive گورنمنٹ پکسری ہنسیو بوائز ہائی سکول نمبر اسیکٹر جی ۷/۲ اسلام آباد۔

لائبریرین۔ ورکشاپ اسسٹنٹ۔ لیبارٹری ٹیکنیشن۔ پروجیکشن آپریٹر۔ اُردو ٹائپسٹ۔ سٹینوگرافر۔ DEMONSTRATOR (مرد/عورت)

ان کی کوالیفکیشن۔ عمر۔ سکیل تنخواہ۔ ڈومی سائل کی تفاصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں "نوائے وقت" مورخہ ۲۶/۵/۷۵ صفحہ ۴ کالم ۱ و ۲۔

(۲) مندرجہ ذیل خالی اسامیوں کے لئے ۱۰ر جون ۱۹۷۵ء تک درخواستیں بنام ڈائریکٹر جنرل لاہور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی URBAN DEVELOPMENT WING ۴/۷ سی۔ شاہراہ قائد اعظم لاہور بھیجیں۔ دیگر تفاصیل تنخواہ۔ قابلیت۔ تجربہ۔ رہائشی سرٹیفکیٹ کی نقل وغیرہ کیلئے ملاحظہ فرمادیں "نوائے وقت" مورخہ ۲۶/۵/۷۵ صفحہ ۴ کالم ۱ و ۲

ڈائریکٹر ARCHITECTURE
ڈائریکٹر PLANNING AND DESIGN HIGH WAY
اور بلڈنگ کینسٹرکشن۔
ڈائریکٹر (فنانس)۔ سیکورٹی آفیسر۔
ڈپٹی ڈائریکٹر (PROCUREMENT & STORES) (ناظر تعلیم)

درخواستِ دُعا میرے ہم زلف محترم چوہدری محمد اکرم خان صاحب حیدر آباد سندھ بعارضہ دل بیمار ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری احمد حسین باجوہ گروپ انسپکٹر خانیوال ریلوے)

ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے!
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کمزوری کی حالت میں ہی تائیدِ الٰہی کا مزہ اور لطف آتا ہے

ہادیٔ کامل صلّی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا کچھ نہیں کیا گیا مگر بالآخر آپ کے مخالفین کو ہی نیچا دیکھنا پڑا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبۂ عید الفطر میں فرمایا:-

"ذرا ہادیٔ کامل صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت پر غور کرو جب آپؐ نے دعوتِ حق شروع کی تنہا تھے۔ جیب میں روپیہ نہ تھا۔ بازو بڑے مضبوط نہ تھے حقیقی بھائی کوئی نہ تھا۔ ماں باپ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ چکا تھا اور ادھر قوم کو دلچسپی نہ تھی۔ مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے۔ مخالفوں نے جس قدر ممکن تھے دُکھ پہنچائے۔ جلا وطن کرنے کے منصوبے باندھے۔ قتل کے منصوبے کئے۔ کیا تھا جو انہوں نے نہ کیا مگر کس کو نیچا دیکھنا پڑا۔ آپؐ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام ونشان تک مٹ گیا۔ وہ ملک جو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہؤا تھا آخر کس کے ماتحت ہؤا اُس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دُور تھی توحید پہنچادی اور نہ صرف پہنچادی بلکہ منوا دی۔ خوف کے بعد امن عطا کیا۔

اُن کے بعد اُن کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے پھر کیونکر ثابت ہؤا کہ خلیفہ برحق ہیں۔ اُسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا اس کو بھی حکم دیدیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اُسامہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ ۲۰ ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں۔ نواحِ عرب میں ارتداد کا شور اُٹھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام ونشان نہ تھا۔ سب کچھ ہؤا پر خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا۔ کیسا خوف پیدا ہؤا کہ عرب مرتد ہو گئے مگر سب خوف جاتا رہا۔ کیوں؟ اِس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہوتی ہے۔ اُس کے ہاتھ کا تماشا یہ دکھلا دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔ یاد رکھو جس قدر کمزوریاں ہوں وہ سب معجزات اور الٰہی تائید میں ہیں کیونکہ ان کمزوریوں ہی میں تائیدِ الٰہی کا مزہ آتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کی دستگیری کیسا کام کرتی ہے۔ امیر دولت کے گھمنڈ سے... کوئی منصوبہ بازیوں اور حکام کے پاس آنے جانے کے گھمنڈ سے اگر کامیاب ہوتا ہے تو خدا کے بندے خدا کی مدد سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اُن کے پاس سرمایہ، علوم اور سفر کے وسائل نہیں ہوتے .... کتب خانے اور لائبریریاں نہیں ہوتیں وہ حکام سے جا کر ملتے نہیں مگر وہ ان سب کو نیچا دکھا دیتے ہیں جو اپنے رسوخ، اپنی معلومات کی وسعت کے دعوے کرتے ہیں۔ برادری اور قوم اس کی مخالفت کرتی ہے مگر آخر یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح ان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ یہی ہمیشہ ان کی پہچان ہوتی ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صہ ۱۳ تا صہ ۱۴)

اعلانِ نکاح

مکرم نعیم الرحیم ملک صاحب ابن مکرم ملک عبد الرحیم صاحب نیو سمن آباد لاہور کا نکاح فہمینہ عزیز ملک صاحبہ بنت مکرم ملک عبد العزیز صاحب سنٹرل فلور ملز قصور کے ساتھ بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی نور احمد صاحب ہاشمی امام الصلوٰۃ قصور نے بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء پڑھا۔ نعیم الرحیم ملک صاحب اور فہمینہ عزیز ملک صاحبہ محترم ملک غلام محمد صاحبؓ کے پوتا پوتی ہیں۔ نعیم الرحیم ملک صاحب مکرم (حاجی) شیخ نصیر الحق صاحب سمن آباد لاہور کے نواسہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین (ملک سراج منیر ابن مکرم ملک عبد الرحیم صاحب نیو سمن آباد لاہور)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس اور لجنات کا فرض

انشاء اللہ العزیز ۱۰ جون سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے تمام لجنات اس میں شمولیت کے لئے طالبات کو بھجوائیں۔ طالبات کا معیارِ علم کم از کم مڈل تک ہو۔ قرآن مجید قلم پنسل اور ایک دو کاپیاں ساتھ لائیں۔ ہر طالبہ اپنے ساتھ دو پلیٹیں، ایک گلاس، ایک پرچ پیالی، چمچہ ساتھ لائیں اور موسم کے مطابق بستر بھی۔ اپنے ساتھ کسی چھوٹے بہن بھائی یا بچہ کو لانے کی اجازت نہ ہوگی۔ قیام جامعہ نصرت میں ہوگا۔ لجنات کی صدر آنے والی طالبات کے ناموں اور معیّن تعداد سے مطلع کریں تاکہ ان کے لئے مناسب جگہ کا انتظام کیا جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا چند دنوں سے بیمار ہے۔ احبابِ کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبد المجید کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

دو روزہ سالانہ تربیتی کلاس مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

بمقام مسجد احمدیہ دار الذکر۔ لاہور

قیادت ضلع لاہور کے زیرِ اہتمام مجالس ضلع لاہور کے اطفال و خدام کے لئے ایک دو روزہ تربیتی کلاس بتاریخ ۳۱ مئی بروز ہفتہ اور یکم جون بروز اتوار مسجد احمدیہ دار الذکر میں منعقد ہو رہی ہے جس میں

- مکرم مولانا ابو العطاء صاحب
- مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ ضلع شیخوپورہ
- مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد
- مکرم مولانا غلام باری صاحب سیفؔ
- مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
- مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعتِ احمدیہ ضلع گوجرانوالہ
- مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
- مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب وکیل المال
- مکرم لئیق احمد صاحب طاہرؔ مہتمم اطفال

شرکت فرما رہے ہیں۔ تمام اطفال و خدام مجالس لاہور سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴